تذکرہ
مشائخ نقشبندیہ
مصنف
علامہ محمد نور بخش توکلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

تذکرہ

مشائخ نقشبندیہ

مصنف

علامہ محمد نور بخش توکلی (ایم اے)

توضیح و تخریج

محمد الیاس عادل

ناشر

مشتاق بک کارنر

الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور

نام کتاب * تذکرہ مشائخ نقشبندیہ

مصنف * علامہ نور بخش توکلی۔ ایم۔ اے

توضیح وتخریج * محمد الیاس عادل

ناشر * مشتاق احمد

باہتمام * سلمان خالد

عربی پروف خوانی * قاری نجم الصبیح

پرنٹرز * اسلم عصمت پرنٹرز، لاہور

کمپوزنگ * گل گرافکس

قیمت * روپے

نوٹ: پروردگارِ عالم کے فضل، کرم اور مہربانی سے، انسانی طاقت اور بساط کے مطابق کمپوزنگ، طباعت، تصحیح اور جلد سازی میں پوری پوری احتیاط کی گئی ہے۔

بشری تقاضے سے اگر کوئی غلطی نظر آئے یا صفحات درست نہ ہوں تو ازراہِ کرم مطلع فرمادیں۔ ان شاء اللہ اگلے ایڈیشن میں ازالہ کیا جائے گا۔ نشاندہی کے لیے ہم آپ کے بے حد مشکور ہوں گے۔

ناشر

پہلا باب

۳۵۔حالات سیدنا ومرشدنا خواجہ توکل شاہ انبالوی قدس سرہٗ

(مشتمل بر دوازدہ باب)

ولادت اور نسب شریف:

آپ موضع پکھوکے میں جو ضلع گورداسپور میں موضع رتڑ چھتر اور ڈیرہ بابا نانک کے درمیان واقع ہے۔قریباً ۱۲۵۵ھ میں پیدا ہوئے۔والدین کا سایۂ عاطفت نہایت خردسالی میں سر سے اُٹھ گیا۔آپ کا کوئی اور بہن بھائی نہ تھا۔آپ کے نانا صاحب میاں اللہ دین شاہ مست نے جو نوشاہی طریق کے ایک صاحب نسبت درویش تھے اس دریتیم کی پرورش کی۔ایک موقع پر خود آپ نے فرمایا:۔

''میرے نانا صاحب کے صرف دو بچے تھے۔ایک والدہ صاحبہ دوسرے ماموں صاحب جو دو مرتبہ انبالہ میں میرے ملنے کو تشریف لائے۔ماموں صاحب نے شادی نہیں کی۔تمام عمر تجرد میں بسر کردی۔[1]

نام مُبارک:

آپ کے نام مبارک میں مختلف اقوال ہیں جن کے ایراد کی چنداں ضرورت نہیں۔جناب مولوی حاجی سید ظہور الدین بن حضرت مولانا مولوی حاجی حافظ سید سخاوت علی انبہٹوی رحمۃ اللہ علیہ[2] کا بیان ہے کہ حضرت قبلہ سائیں صاحب ایک روز ارشاد فرمانے لگے:۔

---

[1] تذکرہ توکلیہ مولفہ مولوی نور احمد صاحب مرحوم۔صفحہ نمبر ۶۲۱۔

[2] سید صاحب موصوف گورنمنٹ مڈل سکول انبالہ میں مدرس تھے۔نومبر ۱۸۸۷ء سے فروری ۱۸۹۴ء تک شاہ صاحب علیہ الرحمۃ کی خدمت میں بلا فصل حاضر ہوتے رہے۔اور فیض حاصل کرتے رہے۔راقم الحروف کی التماس پر آپ نے حضرت شاہ صاحب کے مختصر حالات قلم بند فرمائے ہیں۔جن کا قلمی نسخہ اس وقت زیرِ نظر ہے۔

آٹھواں باب

وفات شریف وحلیہ مبارک

بیماری کا زور:

آخر عمر میں حضور علیہ الرحمۃ کو طرح طرح کی بیماریاں لاحق تھیں۔ بواسیر نے وہ زور پکڑا کہ سیروں خون جاتا۔ پیشاب زیادہ آتا۔ کبھی کبھی بخار بھی ہو جایا کرتا۔ حسب بیان مولوی سراج الدین صاحب جب حضور کی عمر اٹھاون سال کی ہوئی۔ تو قرب وصال کی باتیں کرنے لگے۔ چنانچہ 1313ھ میں فرمایا کہ اب ساڈا (ہمارا) وقت نیڑے (نزدیک) آ گیا ہے۔ ہم نے دیکھا کہ ہماری روح سبز کاہی عمامہ باندھے بدن سے جدا تیار بیٹھی ہے۔ پھر 1314ھ میں فرمایا کہ ہم نے اپنی مسجد کے امام میاں جی رحیم خان صاحب کو معاملہ میں دیکھا۔ کہ ہم سے جپھی پا کر (لپٹ کر) ملے اور کہا کہ شاہ جی! تمہارا انتظار اوپر ہو رہا ہے۔ اور اس عالم کے لوگ تمہارے منتظر و شائق ہیں۔ شعبان 1314ھ سے ماہ صفر 1315ھ تک مرض کی شدت رہی۔ اس اثناء میں فرمایا کہ اب اس عالم ناسوت میں ہمارا رہنا ہوگا۔ ہم نے رات کو ایک بلائے عظیم دیکھی۔ جس سے مراد موت تھی۔ بعد ازاں وصال سے دو تین ماہ قبل آپ نے دیکھا کہ بزرگوں کی روحیں آسمان سے اُتر کر آپ سے مصافحہ کر رہی ہیں۔

دُعا کی برکت:

آخر بیماری میں بھی حضرت بڑے حجرے میں تشریف رکھتے تھے۔ وصال سے ایک ماہ پہلے دیگر امراض کے علاوہ آپ کو اسہال کبدی بھی شروع ہو گئے۔ حالت صحت میں آپ اکثر دعا فرمایا کرتے تھے کہ خدایا مجھے شہادت کی موت عطا فرما۔ یہ اس دعا کی برکت تھی کہ اسہال جاری ہو گئے۔ کیونکہ شریعت میں موت اسہال شہادت کے حکم میں ہے۔ اسہال کی وجہ سے حضور کو دن رات میں پچاس پچاس ساٹھ ساٹھ مرتبہ بیت الخلا میں جانا پڑتا تھا۔ مگر اس تکلیف میں بھی آپ کی یہ حالت تھی کہ نماز پنجگانہ جماعت سے ادا فرماتے۔ اور تمام اذکار و اشغال و مراقبات بدستور